خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات
26- اکتوبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد45-80 نمبر241 جمعرات 30 جمادی الاول-1416ھ، 26 اخاء 1374ھش، 26-اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکیزگی اور طہارت پیدا کرنے سے اللہ تعالیٰ متولّی ہو جاتا ہے

اول جو حجاب انسان کے دل پر ہوتے ہیں ان کا دور ہونا ضروری ہے جب وہ دور ہو گئے تو دوسرے حجابوں کے دور کرنے کے واسطے اس قدر محنت اور مشقت کرنی نہیں پڑے گی کیونکہ خدا تعالیٰ کا فضل اس کے شامل حال ہو کر ہزاروں خرابیاں خود بخود دور ہونے لگتی ہیں اور جب اندر پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اس کا متکفل اور متولّی ہوتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی کسی حاجت کو مانگے اللہ تعالیٰ خود اس کو پورا کر دیتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

خاتمہ بالخیر ایسا امر ہے کہ اس کی راہ میں بہت سے کانٹے ہیں۔ جب انسان دنیا میں آتا ہے تو کچھ زمانہ اس کا بے ہوشی میں گذر جاتا ہے۔ یہ بے ہوشی کا زمانہ وہ ہے جبکہ وہ بچہ ہوتا ہے اور اس کو دنیا اور اس کے حالات سے کوئی خبر نہیں ہوتی۔ اس کے بعد جب ہوش سنبھالتا ہے تو ایک ایسا زمانہ آتا ہے کہ وہ بے ہوشی تو نہیں ہوتی جو بچپن میں تھی۔ لیکن جوانی کی ایک مستی ہوتی ہے جو اس ہوش کے دنوں میں بھی بے ہوشی پیدا کر دیتی ہے اور کچھ ایسا از خود رفتہ ہو جاتا ہے کہ نفس امارہ غالب آ جاتا ہے۔ اس کے بعد پھر تیسرا زمانہ آتا ہے کہ علم کے بعد پھر لاعلمی آ جاتی ہے اور حواس میں اور دوسرے قویٰ میں فتور آنے لگتا ہے۔ یہ پیرانہ سالی کا زمانہ ہے۔ بہت سے لوگ اس زمانہ میں بالکل حواس باختہ ہو جاتے ہیں اور قویٰ بیکار ہو جاتے ہیں۔ اکثر لوگوں میں جنون کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ایسے بہت سے خاندان ہیں کہ ان میں ساٹھ یا ستر سال کے بعد انسان کے حواس میں فتور آ جاتا ہے۔ غرض اگر ایسا نہ بھی ہو تو بھی قویٰ کی کمزوری اور طاقتوں کے ضائع ہو جانے سے انسان ہوش میں بے ہوش ہوتا ہے اور ضعف و تکاہل اپنا اثر کرنے لگتا ہے۔ انسان کی عمر کی تقسیم انہیں تین زمانوں پر ہے اور یہ تینوں ہی خطرات اور مشکلات میں ہیں۔ پس اندازہ کرو کہ خاتمہ بالخیر کے لئے کس قدر مشکل مرحلہ ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 197)

اپنے عقائد و اعمال کا محاسبہ کرتے رہیں

حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب (امام جماعت احمدیہ الاول)

کلام الٰہی سے عمدہ اور نیک اولاد کا پیدا ہونا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کا منطوق معلوم ہوتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو دیکھو کہ خدا نے اسے کیسا برومند کیا۔ جس میں صدہا نبی اور رسول آئے حتیٰ کہ خاتم الرّسل بھی اسی میں ہوئے۔ مگر یہ طیب اور مبارک اولاد کس طرح سے حاصل ہو؟ اس کا ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ تقویٰ ہے۔ تقویٰ کے حصول کا یہ ذریعہ ہے کہ انسان اپنے عقائد اور اعمال کا محاسبہ کرے۔ اور اس امر کو ہمیشہ مد نظر رکھے۔ (یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے) جب تم یہ یاد رکھو گے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال کا نگران ہے۔ تو ہر قسم کی بے حیائی اور

باقی صفحہ 7 پر

جب خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو جلا کر بھسم کر جاتی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

عہدیداران و مربیان کرام سے گزارش

1- اولاد کی تربیت اور اس کو (کلام الٰہی) پڑھانے کی اصل ذمہ داری والدین پر ہے۔

2- عہدیداران جماعت اور مربیان کرام (کلامِ الٰہی) پڑھانے کا باقاعدہ انتظام کریں۔

3- مجلس موصیان۔ انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ اور لجنات بھی تعلیم (کلامِ الٰہی) کے لئے بھرپور کوشش کریں۔

(کلام الٰہی) کے پروگراموں کو رائج کرنے کے لئے واقفین عارضی کی فوری ضرورت ہے۔ پس جماعت کا ہر فرد مرد ہو یا عورت ہر سال کم از کم دو ہفتے وقف کرے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث ہے۔

"اے زمین و آسمان کے نور! تو ایسے حالات پیدا کر دے کہ دنیا کا مشرق بھی اور دنیا کا مغرب بھی۔ دنیا کا جنوب بھی اور دنیا کا شمال بھی نور (کلام پاک) سے بھر جائے اور سب شیطانی اندھیرے ہمیشہ کے لئے دور ہو جائیں۔"

(نظارت اصلاح و ارشاد-وقف عارضی)

ولادت

○ مکرم محمد ماجد اقبال صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 95-10-16 کو دوسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام رفیع اللہ تجویز کیا گیا ہے نومولود مکرم محمد عاشق صاحب سابق کارکن دفتر محاسب کا پوتا ہے اور مکرم صوبیدار شمس الدین صاحب سیکرٹری مال دار الیمن شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ بچے کی صحت و سلامتی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت ہے

○ ایک معروف صنعتی ادارہ کو سیکورٹی سٹاف کی ضرورت ہے۔ منتخب شدہ افراد کو اچھی تنخواہ اور پرکشش شرائط ملازمت پیش کی جائیں گی۔

ایسے افراد جو ذہنی اور جسمانی طور پر صحت مند اور چاق و چوبند ہوں انہوں نے فوج یا رینجرز میں کم از کم دس سال ملازمت کی ہو ترجیحاً میٹرک پاس ہوں، اور ان کی عمر 40 سال سے کم ہو، وہ اپنے امیر/صدر جماعت کی وساطت سے اپنی درخواستیں دفتر امور عامہ ربوہ میں بھجوائیں۔

(نظارت امور عامہ-ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	**قیمت** 2 روپے 50 پیسے

26- اخاء 1374 ہش   26 - اکتوبر 1995ء

خدا کی محبت میں ذوق و شوق

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"بیعت کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق و شوق پیدا ہو۔ اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو کر اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں۔ جو شخص اس غرض کو ملحوظ نہیں رکھتا اور بیعت کرنے کے بعد اپنے اندر کوئی تبدیلی کرنے کے لئے مجاہدہ اور کوشش نہیں کرتا جو کوشش کا حق ہے اور پھر اس قدر دعا نہیں کرتا جو دعا کرنے کا حق ہے۔ تو وہ اس اقرار کی جو خدا تعالیٰ کے حضور کیا جاتا ہے سخت بے حرمتی کرتا ہے اور وہ سب سے زیادہ گنہگار اور قابل سزا ٹھہرتا ہے"۔

حضرت صاحب کے اس ارشاد میں نہ صرف خدا تعالیٰ کی محبت کا ذکر ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق و شوق پیدا ہونے کی بات کی گئی ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں ان دونوں باتوں میں خاصا فرق ہے۔ صرف محبت کا ہونا اور محبت میں ذوق و شوق پیدا ہونے کی وجہ سے محبت کا بڑھتے رہنا یہ دونوں باتیں الگ الگ ہیں۔ محبت ہو تو یہ بھی ممکن ہے کہ محبت اتنی ہی رہے جتنی پہلے تھی یا اب ہے لیکن اگر اس میں ذوق و شوق پیدا ہو جائے تو محبت یقیناً بڑھتی رہے گی۔ اور اس کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ کی پسندیدگی کے حصول کے لئے گناہوں سے نفرت کرنی پڑے گی اور چونکہ گناہوں سے نفرت کرنا صرف منفی امر ہے اس لئے اسے مثبت بنانے کے لئے اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں گی۔

حضرت صاحب نے اس بات کو اتنی اہمیت دی ہے کہ جو شخص ایسا نہیں کرتا یعنی خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق و شوق پیدا کر کے گناہوں سے نفرت نہیں کرتا اور اس میں نیکیاں پیدا نہیں ہوتیں اسے آپ نے سخت گناہ گار اور قابل سزا ٹھہرایا ہے۔ محبت میں ذوق و شوق پیدا کرنے کے لئے اور گناہوں سے نفرت پیدا کر کے ان کی جگہ نیکیوں کو لانے کے لئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کرے۔ اور تبدیلی از خود تو پیدا ہو نہیں جاتی اس کے لئے کوشش کرنی پڑتی ہے۔ پہلے وہ کیا کرتا تھا اب وہی کچھ کرنے لگے تو اس سے رک جائے اور رک جانے کے لئے ایک عزم کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ عزم کرے کہ میں نے وہ کچھ نہیں کرنا جو اچھا نہیں تھا اور پہلے میں کیا کرتا تھا۔ اس کے لئے مجاہدے اور کوشش کی ضرورت ہے اور چونکہ انسان کا مجاہدہ اور اس کی کوشش اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل نہ ہو۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی مدد کے حصول کے لئے اس کا فرض ہے کہ وہ دعا کرے۔ اور دعا بھی ایسی کرے جیسی کرنے کا حق ہے۔ یہ نہیں کہ منہ سے الفاظ کہہ دئے اور سمجھ لیا کہ بات خدا تک پہنچا دی گئی ہے اب وہ خود ہی اس کا انتظام کرے گا۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ ایسی دعا کرے جو دعا کرنے کا حق ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو یہ بیعت کی بے حرمتی ہے اور کون نہیں جانتا کہ بیعت کی بے حرمتی کرنے والا یا اپنے کسی بھی معاہدے کی بے حرمتی کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے۔ اس گناہ سے بچنے کے لئے اسے چاہئے کہ وہ اپنی بیعت کی اصل غرض کو سمجھے اور جس طرح حضرت صاحب نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ کی محبت میں ذوق و شوق پیدا کرے۔

کچھ قاری تو خوش ہیں مجھ سے اور کچھ قاری ناراض
سب کی باتیں سنتا ہوں' کرتا ہوں اپنی بات
ان کے پیچھے چل کر کیسے منزل پاؤں گا
رات کو جو دن کہہ دیتے ہیں روشن دن کو رات

ابو الاقبال

○

تمہارے ہاتھ کی سطریں ہیں پیراہن میرا
تمہاری یاد سے آباد- شہرِ فن میرا

خلوص و پیار سے اہلِ وطن کو بھیجتا ہے
محبتوں کے تحائف' جلا وطن میرا

زمینِ دل پہ تخاطب کے پھول کِھلتے رہیں
تیرے خطوں سے مہکتا رہے چمن میرا

تری نظر کا ہے فیضان ورنہ میں کیا ہُوں
ترے کرم کا ہے مقروض فکر و فن میرا

وفا کے رَن میں لگا دوں گا جان کی بازی
یہی ہے عہد مِرا اور یہی وچن میرا

چلو کہ ہاتھ اُٹھائیں دُعا کریں قدؔسی
عجیب موسموں کی زَد میں ہے وطن میرا

عبدالکریم قدسی

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت۔ حضرت صاحب کے منصوبہ

"کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش' تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت' ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

ہمیں مرگ است کو یاراں بہ پوشد رُوئے یاراں را

بیک دم مے کند وقت خزاں فصلِ بہاراں را

یہ موت ہی ہے جو دوستوں سے دوستوں کا منہ چھپا دیتی ہے اور فصل بہار کو یک دم خزاں میں بدل دیتی ہے

اس شعر میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ موت ایک ایسی چیز ہے جو دوستوں کو دوستوں سے الگ کر دیتی ہے۔ کیونکہ جو شخص اس دنیا سے چلا جاتا ہے اس کے اس دنیا سے تمام تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں اور وہ اس طرح یہاں سے منہ موڑ لیتا ہے کہ یہاں کے لوگ پھر اسے دیکھ نہیں سکتے۔ اس سے مل نہیں سکتے۔ اس سے بات نہیں کر سکتے۔ اس سے کوئی معاملہ نہیں کر سکتے۔ گویا کہ مکمل جدائی ہو جاتی ہے اور جدائی بھی ایسی کہ پھر زندگی بھر اس جدائی کو کسی طرح بدلا نہیں جا سکتا۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ یہ ایسا ہی ہے جیسے بہار کے موسم کو فوری طور پر خزاں کے موسم میں بدل دیا جائے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ اس دنیا کی جو بہار ہوتی ہے وہ کسی کی فوتیدگی کے ساتھ یکسر ختم ہو جاتی ہے اور خزاں کی سی صورت پیدا ہو جاتی ہے صدمہ بھی ہوتا ہے۔ غم بھی ہوتا ہے اور یہ بالکل ایسی ہی چیز ہے جیسے درختوں کے پتے خشک ہونے لگیں گویا کہ بہار خزاں میں بدل جائے۔ ہمیں ہمیشہ موت کو یاد رکھنا چاہئے اور چونکہ موت کے بعد یہاں کسی سے کوئی تعلق قائم نہیں رہ سکتا اس لئے اپنی زندگی میں سب سے اچھے تعلقات رکھنے چاہئیں اور اچھے کردار کا اظہار کرنا چاہئے۔

حضرت میر محمد اسحاق

ڈائری لکھئے

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کا ایک مضمون بعنوان "اپنے متعلق روزانہ حالات لکھنے کے فوائد" 3۔ نومبر 1936ء کے الفضل کے شمارے میں شائع شدہ ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

اکثر انگریزوں اور بعض بعض ہندوستانیوں میں بھی یہ عادت ہے کہ وہ روزانہ بلاناغہ سونے سے قبل ایک روزنامچہ۔ ڈائری۔ یا پاکٹ بک میں دن بھر کے واقعات بالترتیب لکھ لیتے ہیں۔ یہ عادت نہایت اچھی نہایت مفید اور نہایت ہی قابل تقلید ہے۔ جس کے بہت سے فوائد ہیں۔ ان میں سے چند بطور نمونہ ذیل میں لکھے جاتے ہیں:-

باقاعدگی کی عادت ایک کام کے باقاعدہ طور پر کرنے سے طبیعت میں باقی کاموں کے باقاعدہ کرنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور یک جہت میں باقاعدگی سے باقی تمام جہات میں باقاعدگی کی طرف میلان پیدا ہو جاتا ہے۔ پس اس ایک عادت سے انسان کے دوسرے تمام کام ایک انضباط کے اندر آجاتے ہیں۔ اور ان سب میں باقاعدگی پیدا ہو جائے گی اور اس سے بڑھ کر انسان کے لئے اور کیا نعمت ہو سکتی ہے۔ کہ اس کے سب کام انضباط وقت اور ایک خاص نظام کے ماتحت ہو جائیں۔

اپنے نفس کا محاسبہ اپنے نفس سے خود محاسبہ کرتے رہو۔ پہلے اس سے کہ تم سے کوئی اور حساب لے۔ اس حکیمانہ مقولہ یا دانش مندانہ ضرب المثل یا حدیث نبوی پر جو بھی اسے سمجھو پوری طرح عمل ہو جائے گا کیونکہ جس شخص نے اپنا وقت لغویات اور بے کار باتوں میں گزارا ہو گا وہ کس منہ سے اپنی ڈائری مرتب کر سکے گا۔ پس ڈائری مرتب کرنے کا یقیناً یہی نتیجہ ہو گا کہ انسان دن بھر اپنے اوقات کو مفید ضروری اور رفاہ عام کے کاموں میں لگائے رکھے۔ آپ شام کو صفحات قرطاس پر ان کی فہرست لکھ سکتے ہیں۔

تنازعات کے تصفیہ میں آسانی بہت سے مقدمات اور تنازعات میں یہ ڈائری لکھنے والے کے کام آسکتی ہے۔ کیوں کہ وہ کون سی عدالت ہے جو سالہا سال سے باقاعدگی سے مرتب ہونے والی ڈائری کے مندرجات کو جعلی قرار دے سکے۔ چنانچہ ایک مرتبہ جناب چوہدری نصر اللہ خان صاحب نے سنایا کہ سیالکوٹ میں ایک سکھ جنٹلمین ڈائری کے لکھنے کی وجہ سے ایک اہم مقدمہ میں کامیاب ہو گیا ورنہ اس کی کامیابی کا قانوناً اور کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اس مقدمہ میں مجسٹریٹ نے صرف اس کی سالہا سال سے باقاعدہ مرتب ہونے والی ڈائری کے اندراجات کی صحت میں شک نہ کرتے ہوئے اس کے حق میں فیصلہ صادر کیا۔ پس بہت سے تنازعات اور مقدمات میں ڈائری نویس کو اس کی ڈائری کامیاب و کامران کر سکتی ہے۔

اچانک وفات پانے والوں کے ورثاء کے لئے آسانی موت کا یقیناً ایک وقت معین ہے۔ مگر وہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ انسان کو قطعاً معلوم نہیں کہ مجھے آج مرنا ہے یا پچاس سال کے بعد اور پھر موت بھی کبھی کسی طریق سے آتی ہے اور کبھی کسی طریق سے۔ مگر کبھی تو ایک شخص دس سال تک بیمار رہ کر اس دنیا کو چھوڑتا ہے اور اسے اتنی مہلت ملتی ہے کہ ایک چھوڑ دس وصیتیں کر سکتا ہے۔ مگر کبھی ایک شخص دل کی حرکت بند ہونے سے یکدم فوت ہو جاتا ہے اور اس کے منہ سے ایک لفظ بھی نہیں نکل سکتا۔ دنیا میں روز و شب ایسے واقعات ہو رہے ہیں کہ ایک شخص اچانک فوت ہو جاتا ہے اور اس کے وارثوں کو کچھ پتہ نہیں کہ مرنے والے نے کس کس سے کس کس قدر قرضے لینے تھے۔ یا اس کی نقدی اور جمع پونجی کہاں کہاں رکھی ہوئی ہے۔ اس کے ضروری کاغذات اور دستاویزات کہاں ہیں اس کی امانتیں کس شخص کے پاس ہیں اس نے خود لوگوں کا کیا دینا ہے۔ غرض ادھر مرنے والا آنکھیں بند کرتا ہے ادھر وارثوں پر اس کے ورثاء جائیداد قرضوں امانتوں حقوق اور ذمہ داریوں سب پر کبھی نہ دور ہونے والی تاریکی چھا جاتی ہے۔ لیکن جو شخص روز کے روز اپنے تمام اہم واقعات اور معاملات ایک محفوظ کتاب میں قلمبند کرتا چلا جاتا ہے۔ علاوہ اس کے کہ اس کی ڈائری کے صفحات الگ الگ بھی اس کے تمام معاملات پر حاوی ہوں گے خود وہ اپنی ڈائری میں یکجا طور پر بھی کہیں نہ کہیں اپنے معاملات کو بطور یادداشت درج کرتا رہے گا۔ پس ایسی صورت میں اگر وہ شخص موت کا شکار بھی ہو جائے تو بھی اس کے وارث اس کے ترکہ اس کے قرضوں اور اس کی امانتوں غرض اس کے تمام لین دین پر پوری طرح آگاہ ہو سکیں گے اور کوئی شخص انہیں دھوکا دے کر نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

ایک احمدی کی ڈائری ایک احمدی کی ڈائری کیا ہے۔ وہ لکھنے والے کی ذات اس کے بیوی بچوں اس کے دوستوں اس کی مقامی انجمن اس کے ضلع کی انجمن اس کے صوبے کی انجمن اس کی مرکزی انجمن یعنی صدر انجمن احمدیہ بلکہ اس کے امام حضرت امام جماعت کی تاریخ ہے۔ پس ڈائری مرتب کرنے والے کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحیح ڈائری مرتب کرنے کے معنے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحیح تاریخ مرتب کرنے کے ہیں۔ کیونکہ ڈائری کیا ہے۔ روز و شب کے واقعات کا لکھنا۔ اور ایک احمدی کے روز و شب کے واقعات کیا ہیں۔ یہی کہ کبھی اپنے ذاتی فرائض ادا کر رہا ہے۔ کبھی بیوی بچوں کی تعلیم ان کی تربیت ان کے نفوس کی تہذیب۔ ان کی آسائش و آرام کا انتظام۔ غرض ان کے جملہ حقوق کی ادائیگی میں لگا ہوا ہے۔ کبھی اپنے احمدی دوستوں کے حلقہ میں بیٹھا ہوا سلسلے کے مفاد پر غور کر رہا ہے۔ کبھی اپنے دشمنوں میں گھرا ہوا نرمی اور سلوک سے حق کی دعوت الی اللہ ادا کر رہا ہے پھر کبھی ضلع کی انجمن کے جلسوں میں اپنے ضلع کی دعوت الی اللہ کے طریقے سوچ رہا ہے۔ اور کبھی پراونشل انجمن کے اجلاسوں میں سارے صوبے کی بہتری پر غور کر رہا ہے۔ اور کبھی صدر انجمن احمدیہ کے احکام اور حضرت امام جماعت کے ارشادات کو پڑھ کر ان کی تعمیل میں ہمہ تن منہمک ہو رہا ہے۔ پس ایک احمدی کی ڈائری کیا ہے۔ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک صحیح تاریخ ہے جو روزانہ مرتب ہو کر مرتب کرنے والے کی وفات پر ایک ضخیم بلکہ بہت سی مضخم جلدوں کی صورت میں ہمیشہ کے لئے قائم رہنے والی انسائیکلو پیڈیا ہے۔ جس سے بعد میں آنے والے بڑے بڑے مورخ صدہا بلکہ ہزارہا واقعات اخذ کر کے احمدیت کی تاریخ کی جلدوں پر جلدیں لکھیں گے۔ اور یہی وہ ڈائری ہو گی کہ مرتب کرنے والے کی آئندہ نسلیں اسے پڑھ کر اپنے ایمان تازہ کریں گی۔ اور اپنے بزرگوں کے کارنامے خدمات اور قربانیاں دیکھ کر اپنی سستیاں غفلتیں اور سلسلہ کی طرف سے بے توجہگیاں ترک کر کے پاک مخلص احمدی بن جائیں گی۔ (اس کے بعد حضرت میر صاحب موصوف نے کچھ مثالیں دی ہیں)

واقفین نو میں دیانت، محنت اور علم کی صفات پیدا کریں

○ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا۔

"جب تک کسی میں تین صفتیں پیدا نہ ہوں وہ اس لائق نہیں ہوتا کہ اس کے سپرد کوئی کام کیا جائے اور وہ صفتیں یہ ہیں۔

دیانت، محنت، علم

جب تک یہ تینوں صفتیں موجود نہ ہوں تب تک انسان کسی کام کے لائق نہیں ہوتا۔ اگر کوئی شخص دیانتدار اور محنتی بھی ہو لیکن جس کام میں اس کو لگایا گیا ہے اس فن کے مطابق علم اور ہنر نہیں رکھتا تو وہ اپنے کام کو کس طرح سے پورا کر سکے گا اور اگر علم رکھتا ہے، محنت بھی کرتا ہے دیانتدار نہیں تو ایسا آدمی بھی رکھنے کے لائق نہیں اور اگر علم و ہنر بھی رکھتا ہے۔ اپنے کام میں خوب لائق ہے اور دیانتدار بھی ہے مگر محنت نہیں کرتا تو اس کا کام بھی ہمیشہ خراب رہے گا۔ غرض ہر سہ صفات کا ہونا ضروری ہے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 263)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوہدری عبدالحق

حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے عرض کرتا ہوں۔ 1957ء کی بات ہے حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب جماعت احمدیہ احمد نگر کے صدر تھے۔ میں بھی مجلس عاملہ میں شامل تھا۔ حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی تقریر احمد نگر میں کروائیں۔ سب نے اتفاق کیا حضرت مولوی صاحب حضرت چوہدری صاحب سے پروگرام طے کرنے کے لئے ربوہ تشریف لے گئے۔ اور یہ بھی طے پایا کہ جلسے کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب جو اس وقت پرنسپل کالج تھے فرمائیں گے۔ مولوی صاحب پروگرام طے کر کے تشریف لائے اور تاریخ مقرر ہو گئی۔ تاریخ مقررہ پر حضرت چوہدری صاحب اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تشریف لے آئے۔ اور آپ کی آمد کا اعلان احمد نگر میں کر دیا گیا تھا۔ دوست جانتے ہیں کہ احمد نگر کی تنگ گلیوں سے گزرنا آسان نہیں۔ چنانچہ غیر از جماعت لوگ بچے اور عورتیں اپنے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ کر ان دو اہم وجودوں کا نظارہ کر رہے تھے۔ بیت الذکر احمدیہ احمد نگر میں اس جلسے کا انتظام تھا۔ مہمانوں کی آمد پر مولانا ابوالعطاء صاحب نے چوہدری صاحب کا تعارف کروایا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ چوہدری صاحب کے ہم بہت ممنون ہیں۔ کہ چوہدری صاحب اپنے قیمتی وقت میں سے وقت نکال کر تشریف لائے۔ اور تعریفی کلمات بھی فرمائے۔

حضرت چوہدری صاحب جب تقریر کے لئے کھڑے ہوئے تو چوہدری صاحب نے فرمایا کہ مولوی صاحب نے میرا اس طرح تعارف کروایا ہے جیسے کہ میں اس کا ملک کا رہنے والا ہی نہیں ہوں۔ فرمایا کہ میں اسی ملک کا رہنے والا ہوں بلکہ ایک پینڈو ہوں یعنی میں ایک گاؤں کا رہنے والا ہوں باقی رہا آنے کا سوال فرمایا جب بھی مولوی صاحب ارشاد فرمائیں میں حاضر ہوں اور مولوی صاحب ویسے بھی میرے استاد ہیں اس لئے مجھ پر لازم ہے کہ میں آپ کے ارشاد کی تعمیل کروں۔ پھر آپ نے اپنی تقریر شروع کی۔ تقریر میں بہت سی باتیں اصلاحی تھیں۔ پھر فرمایا جب میں پاکستان کا وزیر خارجہ تھا اس وقت پاکستان کی ساری پالیسی میرے ہاتھ میں تھی۔ ویسے میں قاعدے کے مطابق گورنر جنرل یا وزیر اعظم کے پاس مشورہ کے لئے جاتا تھا۔ جب بیرون ملک کسی اہم میٹنگ میں جانا مقصود ہوتا وہ یہی فرمایا کرتے تھے کہ آپ جو مناسب ہے وہاں کریں آپ سے بہتر کون جانتا ہے۔ جلسے کی صدارت حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب فرما رہے تھے اور بھی ایک دو تقریریں ہوئیں تھیں۔ اس کے بعد مولوی صاحب کے مکان پر چائے کی پارٹی تھی جس میں غیر از جماعت لوگ بھی شامل تھے۔ چوہدری صاحب سے ان کا تعارف کروایا گیا۔

حضرت چوہدری صاحب کو میں نے بارہا دیکھا ہے علماء کا بہت احترام کیا کرتے تھے ایک دفعہ ربوہ میں حضرت صاحب کی ملاقات کے لئے تشریف لائے پھر لاہور کو واپسی ہوئی آپ گاڑی میں بیٹھ گئے چند قدم ہی چلے تھے کہ آگے سے حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب تشریف لائے آپ نے ڈرائیور کو گاڑی روکنے کا فرمایا اور باہر تشریف لے آئے اور جلدی سے چند قدم چل کر حضرت مولوی صاحب سے مصافحہ فرمایا۔

مجھے بیسیوں دفعہ آپ کو بیت الذکر میں عبادت کرتے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ بیت الذکر میں تشریف لاتے۔ جہاں جگہ خالی ہوتی خواہ آخیر میں ہو آپ وہاں تشریف لے جاتے۔ اس کو پسند نہ فرماتے کہ لوگوں کے اوپر سے گزر کر آگے جائیں جہاں جگہ ملتی وہیں آپ تشریف رکھتے۔ عبادت کے انتظار میں ذکر الٰہی فرماتے۔ کسی سے بات نہیں فرماتے تھے۔

خاکسار 5 جنوری 1977ء کو لاہور میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور دعا کے لئے عرض کیا۔ میری اور گھر والوں سب کی خیر و عافیت پوچھی اور ہمیشہ مجھے یہ فرماتے میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ارشاد فرمائیں۔ آپ فرماتے دعا تو میں آپ کے لئے کرتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ آپ احمد نگر میں مولوی ظفر محمد صاحب ظفر کو جا کر ملیں ان کی کتاب نظر ثانی کے لئے میرے پاس آئی ہے۔ اس طرح جلدی نظر ثانی کے بعد اسی شخص کے ہاتھ واپس پہنچ جائے گی۔ جس کے ہاتھ انہوں نے بھیجی تھی۔ آنے کی تکلیف نہ کریں۔ میں اجازت کے بعد واپس ہوا۔

ایک دفعہ یہیں ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور ملاقات میں فرمایا کہ لاہور کب آئے تھے میں نے عرض کیا کہ میری بیوی کی آنکھ میں کچھ خرابی ہے۔ کرنل میاں مبشر احمد صاحب سے علاج کروا رہے ہیں۔ فرمایا کہ میاں صاحب آنکھوں کے بارے میں اچھی تشخیص فرماتے ہیں۔ جب بھی ضرورت پڑے میں بھی میاں مبشر احمد صاحب کو ہی دکھاتا ہوں۔

81-12-1 کو ملاقات کے لئے حاضر ہوا ملاقات کے بعد جانے کی اجازت چاہی تو فرمایا ربوہ کب جانا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آج ہی شام کو واپسی ہے۔ تو فرمایا کہ ایک میرا کام بھی کریں۔ مجھے بہت تعجب ہوا کہ میرے جیسے انسان کے لئے بھی کوئی آپ کو کام پڑ سکتا ہے۔ فرمایا کہ ربوہ جا کر افسر صاحب جلسہ سالانہ کو میری طرف سے عرض کریں کہ میری جلسہ پر رہائش کے لئے کوئی انتظام فرمائیں پھر فرمایا تین آدمی غیر ملکی بھی میرے ساتھ ہی ٹھہریں گے۔ پچھلے سال تو میں امتہ الحی کے پاس ہی ٹھہرا تھا اس بار وہاں جگہ نہیں ہے۔ تو بار بار فرماتے میرا پیغام افسر جلسہ سالانہ پر گراں نہ گزرے میری طرف سے عرض کریں بار بار یہی فرماتے میں فارغ ہو کر شام کو ربوہ پہنچتے ہی افسر صاحب جلسہ سالانہ کی خدمت میں حاضر ہوا جو چوہدری حمید اللہ صاحب تھے۔ اور ساتھ ہی صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب بھی تشریف رکھتے تھے چوہدری صاحب کا پیغام میں نے لکھ کر تفصیل سے دیا پیغام پڑھنے کے بعد انہوں نے فرمایا یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ سب گیسٹ ہاؤس الاٹ ہو چکے ہیں صرف ایک گیسٹ ہاؤس خالی ہے جہاں چار آدمیوں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے اور وہ صدر انجمن احمدیہ کا گیسٹ ہاؤس ہے اور چوہدری صاحب نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میرے فضل عمر فاؤنڈیشن کے اجلاس میں اگر کوئی نزدیک جگہ مل جائے تو میں مشکور ہوں گا۔ افسر صاحب جلسہ سالانہ نے فرمایا کہ یہ بھی ایک عجیب واقعہ ہے کہ آپ عین وقت پر پہنچے ہیں کہ ہم نے کسی اور کو الاٹ نہیں کیا۔ چوہدری صاحب کی رہائش کے بارہ میں ہم بے فکر تھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عین موقع پر اطلاع مل گئی کہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے بھی قریب ہے۔ پھر فرمایا کہ چوہدری صاحب کی یہ خواہش بھی پوری ہو گئی ہے۔ اس طرح اللہ کے فضل سے یہ پیغام بڑے اچھے نتائج کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا میں نے بھی اپنے فرض کی ادائیگی پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

پھر جب میں 82-1-24 کو ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ میرا پیغام افسر صاحب جلسہ سالانہ کو دینے میں حق ادا کر دیا۔ ہم بہت سہولت سے وہاں رہے۔ آپ نے اللہ آپ کو احسن جزا دے کے الفاظ فرمائے۔

آپ چھوٹی چھوٹی بات کو بھی بہت ہی اہمیت دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک ملازم نے جو پشاور کے پٹھان تھے کہا کہ ایک دفعہ چوہدری صاحب کے کچھ پیسے جیب سے گر پڑے۔ کہتے ہیں چوہدری صاحب نے فرمایا یہاں کچھ پیسے گرے ہیں میں نے ڈھونڈنا شروع کیا صرف دس پیسے ملے تو آپ نے فرمایا دس پیسوں کو آپ کیا سمجھتے ہیں آپ پشاور کے رہنے والے ہیں دس پیسے کا کارڈ لو اس پر اپنے حالات لکھ کر ارسال کر دو پشاور سے کراچی تک آپ کے حالات بتائے گا۔ وہ کہتا میں بہت شرمندہ ہوا۔

روزنامہ الفضل قادیان 8- نومبر 1936ء

ہماری تاریخ

8-11-1936

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی طرف سے قارئین الفضل کے لئے ایک یاددہانی اس عنوان سے شائع ہوئی۔

پیارو! آموختہ درسِ وفا خام نہ ہو

پھر پڑھو۔ پھر پڑھو۔ پھر پڑھو۔ پھر بین السطور پڑھو۔ پھر بین السطور پڑھو۔ پھر معرفت کی عینک سے پڑھو۔ پھر محبت کی چادر اوڑھ کر پڑھو اور دعا کا سہارا لے کر پڑھو۔ تب حقیقت کھلے گی۔

ناظرین اخبار الفضل۔ سلام و دعا۔ آج میں کچھ دن کے لئے مضامین "عشق و محبت" بند کرتا ہوں۔ البتہ مسائل "ذکر و فکر" کے مضامین درمیان میں جاری رہیں گے۔ واللہ اعلم۔ اور مقصد ان مضامین کے بند کرنے کا فی الحال یہ ہے کہ پے در پے جو یہ وزنی اور مقوی غذا آپ کے اندر گئی ہے یعنی فرنی اور فالودہ۔ تو اب کچھ دن اس کے ہضم کرنے کے لئے درکار ہیں۔ پس آپ مہربانی کر کے ان کو دوبارہ پڑھیں۔ سہ بارہ پڑھیں اور انہیں قصہ کہانی نہ سمجھیں۔ بلکہ معرفت کی عینک سے جو سبق بین السطور ہر مضمون میں مخفی ہے اسے نکالیں اور غور کریں اور پھر اس سے فائدہ اٹھائیں۔ جب یہ کھانا ہضم ہو جائے گا تو اللہ نے چاہا تو اگلی قسط اسی کی توفیق اور اسی کے فضل سے اخبار میں آجائے گی۔ اور یقین کر لیں یہ مضمون میں نے نہیں لکھے بلکہ مجھ سے لکھوائے گئے ہیں اور میرے دماغ نے نہیں گھڑے بلکہ اوپر سے نازل ہوئے ہیں اور میرے دل نے تجویز نہیں کئے بلکہ کہیں اور سے بھیجے گئے ہیں اور معلوم نہیں کہ آگے خدا تعالیٰ اسے کہاں تک پہنچائے گا۔

یاد رہے کہ ناظرین ان مضامین عشق و محبت کے سوا بعض اور مضامین کو بھی دوبارہ پڑھیں۔ جو اس سلسلہ سے کچھ دن پہلے چھپ چکے ہیں۔ مگر ہیں اسی مضمون کے متعلق اور ان میں بھی سلوک کی راہوں کا ذکر ہے۔ یعنی وہ راہیں جو طالب کو کوئے جاناں تک لے جاتی ہیں اور وہ مضامین خصوصاً یہ ہیں۔

1- "وہ دن" الفضل مورخہ 4- ستمبر 1936ء
2- "ناز و نیاز" الفضل مورخہ 22- ستمبر

باقی صفحہ 7 پر

تم اس کی مخلوق کے ساتھ سچی محبت اور حقیقی شفقت کرو۔ رحم اور ہمدردی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ برتاؤ کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نذیر احمد ڈار- مکرم ایڈیشنل وکیل التبشیر صاحب لندن کی وساطت سے بھجوایا گیا ایک مضمون (ادارہ)

ایک ننھا سا دل

ہم پانچ افراد "سوگا" (Soga) کے قریب ایک پگڈنڈی پر جا رہے تھے یہ کوئی صبح دس بجے کا وقت تھا۔ اس پارٹی میں میرے علاوہ پولیس کا ایک اور افسر- دو سپاہی جو سادہ کپڑوں میں تھے اور ایک اور فرد تھا جو قتل کے مقدمہ میں گرفتار کیا گیا تھا۔ گو اس پر قتل عمد کا الزام تھا مگر ہم نے اس کو ہتھکڑی نہیں لگائی تھی اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے بھاگ جانے کا احتمال نہیں تھا۔ وہ بیچارا خود سخت ذہنی کشمکش میں مبتلا تھا۔

سوگا ایک چھوٹا سا تجارتی سنٹر ہے جہاں ان دنوں یعنی 1950ء میں کوئی بیس ایشیائیوں کی دوکانیں تھیں یہ جگہ دار السلام ' ٹانگانیکا جو اب تنزانیہ کہلاتا ہے کا دار الخلافہ ہے سے تقریباً 30 میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں ریل بھی جاتی ہے اور ان دنوں جس وقت کا یہ ذکر ہے وہاں کچی سڑک جاتی تھی مگر اب پکی بنائی جا چکی ہے۔

وہاں کوئی تیس کے قریب دوکانیں تھیں جو سب ایشیائی لوگوں کی تھیں۔ اس وقت اس ملک پر ' حکومت برطانیہ کا قبضہ تھا اور ملک کی تمام تجارت سیاسی مصلحت کے ماتحت ایشیائیوں کے ہاتھ تھی ہم صبح دار السلام سے بذریعہ موٹر گاڑی چل کر کوئی ساڑھے نو بجے وہاں پہنچ گئے تھے۔ سوگا کے قصبہ پہنچ کر ہم نے اپنی گاڑی وہاں چھوڑ دی اور پہلے ہم ملزم کے گاؤں گئے۔ اس ملک میں گاؤں سے مراد یہ ہے کہ گاؤں کے تمام مکان ایک جگہ نہیں ہوتے بلکہ فاصلہ فاصلہ پر ہوتے ہیں۔ افریقن لوگوں کا یہ غلط تصور ہے کہ ایک جگہ رہنے سے لوگ جادو کے ذریعہ دوسرے کو جادو ٹونے سے نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ ملزم کے گاؤں کا مقامی نمبردار جسے وہاں (Jumbe) کہتے ہیں ہماری ٹیم میں شامل ہو گیا کیونکہ وہ وہاں کا حاکم اعلیٰ اور حکومت کا نمائندہ تھا۔

سوگا بڑا زرخیز علاقہ ہے وہاں دو Sisal کی فارم ہیں۔ یہ چھوٹے چھوٹے پودے ہوتے ہیں اور کاشت کرنے سے لے کر تیار ہونے تک 5 سال لگتے ہیں۔ پھر یہ ہر سال پھل دیتا ہے اس کے پتے کاٹ کر اسے ایک قسم کی مشین میں دے دیا جاتا ہے جس کے بعد اس میں سفید ریشے کا تار نکلتا ہے جس سے جہازوں کے لئے رسہ بنتا ہے۔ یہ بہت قیمتی چیز ہے۔ اور ملک کے لئے زرمبادلہ کماتا ہے۔

ہم ایک Sisal Estate سے گزر کر اب اس پگڈنڈی پر جا رہے تھے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے یہ پگڈنڈی خم دار تھی اور ہم بھی اس پر خمداری طرز پر جا رہے تھے۔ شبنم تاحال پوری خشک نہیں ہوئی تھی اور بعض دفعہ گھاس جو پگڈنڈی کی طرف جھک رہا تھا ہماری پتلون کو ہلکی سی نمی دے رہی تھی۔ اردگرد چڑیاں پھُر پھُر کر کے ادھر ادھر جا رہی تھیں اور دانہ دنکا چگنے میں مشغول تھیں۔ رنگ رنگ کی اور بہت شور مچا رہی تھیں۔ میں یقین سے کہہ سکتا ہوں اگر انہیں میرے دل کی حالت کا علم ہو سکتا وہ نہایت خاموشی سے اپنا کام کرتیں۔ جب بھی ہم کسی گاؤں کے قریب سے گزرتے تو مقامی لوگوں کو ہمیں دیکھ کر ذرا حیرت نہ ہوتی کیونکہ سارے علاقہ کو ہمارے مشن کا علم تھا۔ البتہ وہ گھورتے ہوئے ملزم کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتے۔ ہم آہستہ آہستہ اپنی منزل مقصود کو پہنچ رہے تھے۔ اس عرصہ میں ہم اپنی منزل کے بالکل قریب آگئے تھے۔

ہماری رہنمائی وہی قتل کا ملزم کر رہا تھا۔ سامنے ایک بڑا درخت تھا اس کے اردگرد چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں تھیں اور ایک طرف سے درخت کے تنے کا تنگ سا رستہ تھا۔ جوں جوں ہم قریب ہوتے گئے میری پریشانی بڑھتی گئی اور اس ملزم سے نفرت بڑھتی گئی مگر ہمارا اصول یہ ہے کوئی شخص اس وقت تک مجرم نہیں گردانا جاتا تاوقتیکہ اس بات کا ثبوت مہیا نہ ہو جائے اور عدالت اسے سزا نہ دے۔ ملزم پہلے جھاڑیوں میں داخل ہوا اس کے پیچھے میں اور میرا عملہ معہ نمبردار۔ جب ہم عین درخت کے تنے کے بالکل قریب آ گئے تو اس نے ایک نہایت چھوٹی سی کالی مٹی کی ہنڈیا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "یہ یہاں پڑی ہے" میں بھاری دل سے اس ہنڈیا کے قریب ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ آہستہ آہستہ میرا ہاتھ اس کے بالکل قریب پہنچ گیا۔ وہ غالباً پتوں سے ڈھانکی ہوئی تھی جونہی کانپتے ہاتھوں سے میں نے وہ ڈھکنا ہٹایا تو مجھے بالکل وہی چیز ملی جس کی مجھے توقع تھی "ایک چھوٹا سا معصوم انسانی دل" اب وہاں بالکل سناٹا تھا۔ ہم نے یہ ہنڈیا معہ دل ایک تھیلے میں ڈال لی اور ملزم کے گاؤں کی طرف چل پڑے۔ کچھ وقفہ کے بعد یہ خاموشی ٹوٹی اور ہم نے آپس میں غیر ارادی طور پر گفتگو کرنی شروع کر دی۔

نمبردار اب ہمیں ایک دوسرے رستہ سے ملزم کے گاؤں لیجا رہا تھا۔ اچانک ہمارا گزر ایک ناریل کے درخت کے پاس سے ہوا جو پھل سے اس قدر لدا ہوا تھا کہ اس کی کمر ایک بوڑھی عورت کی طرح خم کھا رہی تھی۔ میں حیران ہو کر وہاں ٹھہر گیا۔ سارا قافلہ بھی میرے ساتھ رک گیا۔ میں نے نمبردار سے جو وہاں کا حاکم اعلیٰ تھا اس کی وجہ دریافت کی۔ کہنے لگا جناب یہ درخت ایک جادوگر کی ملکیت ہے اور اس نے اس درخت پر ایک خاص قسم کا جادو کر رکھا ہے کہ اگر کوئی اس درخت سے پھل چوری کرے گا وہ مر جاوے گا۔ اس لئے یہ ناریلوں سے لدا پڑا ہے۔ میرے لئے کوئی باعث تعجب بات نہیں تھی کیونکہ میں ایسے جادو کے مقدمات پہلے بھی تفتیش کر چکا تھا۔ وہاں کی ساری آبادی مسلمان تھی مگر اس کے باوجود یہ لوگ سخت توہمات کا شکار تھے۔ خیر ہم آگے بڑھتے گئے۔

اب ہم ملزم کے گھر پہنچ چکے تھے۔ ہم ایک کمرہ میں داخل ہوئے اس میں بہت مختصر سا سامان تھا۔ ایک چارپائی اور چند برتن اور خاموش کمرہ۔ جیسے عام دستور ہے پولیس کو دیکھ کر اردگرد کے لوگ جمع ہو جاتے ہیں اسی طرح ہماری واپسی تک لوگ جمع ہو چکے تھے اور ہر کوئی اپنی "رائے" کے اظہار کرنے کے لئے کوشش کر رہا تھا۔ مجھے سارے کیس کی تفصیل کا علم تھا۔ میں نے کہا چلو مالک مکان کی سن لی جائے۔ کہنے لگا یہ ملزم ایک شادی شدہ آدمی ہے۔ اس کی بیوی چند ماہ قبل فوت ہو گئی تھی۔ اس سے ایک تین سال کا بچہ تھا۔ جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہتا تھا۔ اور باپ بھی بچے کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ مگر چند دن سے وہ بچہ غائب ہو گیا۔ جب بھی ہم اس سے دریافت کرتے کہ وہ بچہ کہاں ہے تو ملزم کہہ دیتا کہ رشتہ داروں کے ہاں گیا ہے۔ جب یہ بچہ واپس نہ آیا تو ہمیں شک گزرا اور ہم نے اس کی رپورٹ اپنے نمبردار سے کر دی جس نے پولیس کو مطلع کیا۔ ملزم خاموشی اور نہایت ندامت کی حالت میں یہ بات سن رہا تھا۔ ملزم پہلے بیان دے چکا تھا اس وقت کے قانون کے مطابق جو تاحال لاگو ہے پولیس کے سامنے ملزم کا اقبال جرم عدالت میں قابل قبول نہیں ہوتا۔ تا پولیس غیر قانونی ہتھکنڈوں سے یہ بیان نہ لے سکے۔ ایسے ملزم کو کسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا جاتا۔ ان دنوں تمام مجسٹریٹ انگریز تھے۔ اور وہ پولیس کو اپنے کمرہ سے باہر نکال کر اس کے بدن کا معائنہ کر کے کہیں اس پر تشدد تو نہیں کیا گیا۔ دو گواہوں کی موجودگی میں اس کا بیان لیتا تھا۔ یہ ملزم بھی یہاں آنے سے پہلے اقبال جرم کر چکا تھا۔ مقامی لوگوں کو جو حرکت ملزم نے کی تھی اس کا علم تھا۔ اس وقت میرا ذہن دو حصوں میں بٹ چکا تھا۔ ایک حصہ اس چھوٹے سے گاؤں میں اور دوسرا اس مظلوم بچی کی نامعلوم قبر پر جسے 1400 سال پہلے زندہ درگور کر دیا گیا تھا۔ آپ احباب نے بڑے شہروں میں بڑی دوکانوں پر بجلی کے اشتہار دیکھے ہوں گے۔ پہلے ایک بتی ایک کونہ میں جلتی ہے جونہی وہ بجھتی ہے تو دوسری اسی بورڈ کے دوسرے کونے میں جلتی ہے اور یہ عمل جاری رہتا ہے۔ اسی طرح ایک خیال اس گاؤں اور دوسرا عرب میں۔ یہ ٹک ٹک جاری تھی اور جونہی میں اس مقدمہ کا آخری حصہ بیان کرنے لگتا وہ اور بھی تیز ہو جاتی۔ مقامی لوگوں کے بیان کرنے سے پہلے میں نے سب کو مخاطب کرتے ہوئے بتایا مگر بتانے سے پہلے اس بات کا اہتمام کر لیا کہ کوئی شخص اس ملزم کی طرف نہ بڑھے۔

ملزم کی بیوی کی وفات کے بعد یہ معصوم بچہ اپنے باپ کے پاس رہتا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد کسی کام کی غرض سے ملزم اس علاقہ کے ایک جادوگر کو ملا اور اپنی حاجت بیان کی۔ اب مجھے یاد نہیں اس کی حاجت کیا تھی کیونکہ یہ واقعہ کوئی 1950ء کا ہے۔ اس ظالم جادوگر نے ملزم کو کہا کہ اس کی حاجت اس صورت میں پوری ہو سکتی ہے اگر وہ اپنے بیٹے کا دل نکال کر ایک چھوٹی سی ہنڈیا میں ڈال کر اس درخت کے نیچے رکھ دے۔ چنانچہ اس بے رحم باپ نے ایک دن اپنے اس تین سالہ معصوم بیٹے کو ہمراہ لیا اور ساتھ ہی ایک ہنڈیا لی اور جنگل کی طرف چل پڑا۔ جب اس نے اس معصوم پر قتل کرنے کا حملہ کیا تو ضرور اس معصوم نے پکار پکار کر اپنے باپ سے کہا ہو گا اے میرے باپ آپ کیا کر رہے ہیں جس طرح اس زندہ درگور ہونے والی بچی نے کہا تھا۔ عین اس وقت ایک معصوم روح اپنے ظالم باپ پر لعنت کرتی ہوئی فرشتوں کی طرف بڑھی ہو گی اور وہ اسے نہایت پیار اور محبت سے اپنے رب کی طرف عالم برزخ میں لے گئے ہوں گے۔ اور "وہ تھا ایک معصوم ننھا دل" جسے ہم واپس دار السلام لیجانے والے تھے کیونکہ اس پر پوسٹ مارٹم ہونا ضروری تھا۔ شناخت کے لئے ہمیں کچھ کپڑے مل گئے۔

میں نے نمبردار سے ہاتھ ملا کر اسے خدا حافظ کہا اور باقی حاضرین کو الوداع کہتے ہوئے ہم قانون نافذ کرنے والے ادارہ کے نمائندہ قتل کا ملزم اور چھوٹی سی ہنڈیا میں ننھا سا بے زبان دل لے کر گاڑی میں بیٹھ گئے۔ گاڑی میرا افسر اعلیٰ چلا رہا تھا۔ اس نے گاڑی کی چابی گھماتے ہوئے پٹرول والا پیڈل دبایا۔ گاڑی ایک دفعہ غرائی اور سٹارٹ ہو گئی۔ لوگ ایک طرف ہو گئے اور ہم نے ہاتھ ہلا کر انہیں الوداع کہا۔ ملزم نے اس گھر پر ایک آخری نظر ڈالی کیونکہ اس نے پھر وہاں واپس نہیں آنا تھا۔ گاڑی کچی سڑک پر فراٹے بھرتی ہوئی اب تیزی سے دار السلام کی طرف جا رہی تھی۔ گاڑی میں بالکل خاموشی تھی کبھی کبھی جب گاڑی کسی گاؤں کے پاس سے گزرتی تو مرغیاں پھڑ پھڑاتی ہوئی گاڑی کی زد سے بچنے کے لئے تھوڑا سا شور مچا کر ادھر ادھر بھاگتیں۔ شائد قدرت ہمیں اس معصوم جان کے بے مقصد ضائع ہو جانے کی وجہ سے اس کی موت پر افسوس کرنے کو کہہ رہی تھی یا ان لوگوں کی پر جو ہو کر ٹونے جادو کے معتقد تھے افسوس کر رہی تھی۔ کچھ دیر کے بعد آپس میں باتیں شروع ہو گئیں اور کوئی آدھ گھنٹے کی مسافت کے بعد ہماری گاڑی دار السلام شہر میں داخل ہو گئی ملزم کو حوالات میں بند کر کے اور اس معصوم دل کو پوسٹ مارٹم کے لئے مردہ خانہ میں جمع کرا کر ہم اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

گورباچوف کی واپسی

سابق سوویت یونین کے آخری سربراہ اور سابق صدر میخائیل گورباچوف حالیہ تاریخ کی اہم شخصیت ہیں۔ انہوں نے جب سابق سوویت یونین کی قیادت سنبھالی تو روس میں کمیونسٹ پارٹی کی حکومت تھی اور روس امریکہ کے مقابل کی عالمی طاقت تھی۔ مسٹر گورباچوف نے ملک کے نظام میں اصلاحات لانے کا سلسلہ شروع کیا اور اپنے وطن کے لوگوں کو آزادی کی نوید سنائی اس کے علاوہ انہوں نے سوویت یونین کے زیر نگیں مشرقی یورپ کی ریاستوں کو بھی آزادی کا پیغام دیا۔ روس کی اشیرباد سے ان ممالک میں کمیونسٹ حکومتوں کو بھی تبدیلی کا مژدہ سنایا اور ایک کے بعد دوسری وفاقی اکائیاں تبدیلی کے عمل سے گذرنے لگیں حتیٰ کے سوویت یونین میں عام شہریوں نے بھی آزادی کے ثمرات واپس حاصل ہونے کا مزا لینا شروع کر دیا۔

مسٹر گورباچوف کی ذات اکیلی ہی تاریخ کے ایک اہم ترین موڑ کی ذمہ دار ہے۔ ان کی اصلاحات کی پالیسی نے سوویت یونین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور دنیا سے مشرق و مغرب کی سرد جنگ کا خاتمہ ہو گیا۔ کمیونزم رخصت ہو گیا۔ سوویت یونین کے ختم ہونے کے نتیجے میں روس کی 11 ریاستیں وجود میں آگئیں۔ افغانستان سے روسی فوج بے نیل و مرام واپس آگئی۔ جرمنی کی تقسیم کی دیوار ٹوٹ گئی۔ مشرقی جرمنی کو مغربی جرمنی میں شامل کر کے متحدہ جرمنی وجود میں آگیا غرضیکہ ماضی قریب کی تاریخ کے اہم ترین نشیب و فراز کی ذمہ دار ہستی گورباچوف تھے۔

جب سوویت یونین ٹوٹا تو گورباچوف کی صدارت اور حکومت بھی چھن گئی۔ اور وہ سیاست کے منظر سے غائب ہو گئے۔ اب انہوں نے کہا ہے کہ وہ روس کا صدارتی انتخاب لڑیں گے۔ اگر انہوں نے صدارتی انتخاب لڑا تو روس کے موجودہ صدر مسٹر بورس یلسن کو ایک سخت مقابلہ درپیش ہو گا۔

64 سالہ گورباچوف نے ماسکو میں گذشتہ روز ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے اپنی یادداشتوں پر مشتمل کتاب کی نقاب کشائی کی۔ اس کتاب کا نام ہے "زندگی اور اصلاحات" یہ کتاب 1250 صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا جرمن ایڈیشن پہلے ہی شائع ہو چکا ہے۔ تاہم یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ اس کتاب کا انگریزی ایڈیشن کب شائع ہو گا۔ گورباچوف کی اقتدار سے علیحدگی کے بعد یہ ان کی تیسری کتاب ہے۔ مسٹر گورباچوف نے اس پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ اس بات کا قوی امکان موجود ہے کہ وہ روس کا آئندہ صدارتی انتخاب لڑیں گے۔ انہوں نے کہا کہ روس کو میری ضرورت ہے۔

روس کے موجودہ صدر مسٹر بورس یلسن کے اقتدار کی میعاد ختم ہونے والی ہے۔ ان کے دور حکومت میں بہت سے واقعات کی وجہ سے ان کی مقبولیت میں بہت کمی واقع ہو چکی ہے۔

○○○

بھارت-امریکی ارکان کانگریس

65۔ امریکی ارکان کانگریس نے بھارت کے سکھ رہنما کھالڑا کی گرفتاری اور لاکھوں افراد کی بے دردی سے ہلاکت کی مذمت کرتے ہوئے بھارتی وزیراعظم سے سخت احتجاج کیا ہے۔ اور بھارت کو کہا ہے کہ اگر وہ جمہوری ملک ہونے کے دعوے کو سچ سمجھتا ہے تو سیاسی قیدیوں اور بغیر مقدمات کے جیلوں میں بند شہریوں کو رہا کرے۔

تفصیلات کے مطابق امریکی کانگریس کے حکومتی اور اپوزیشن کے 65 ارکان نے متفقہ طور پر بھارت میں سکھوں پر جاری مظالم کا سخت نوٹس لیا ہے۔ اور مطالبہ کیا ہے کہ 6۔ ستمبر کو گرفتار کئے گئے سکھ دانشور کھالڑا اور جیلوں میں بند دیگر سیاسی قیدیوں کو فی الفور رہا کیا جائے۔ اس بیان پر دستخط کرنے والوں میں حکومتی ڈیموکریٹک پارٹی اور ری پبلیکن پارٹی کے کئی سرکردہ رہنما شامل ہیں۔ اراکین نے اپنے اس مشترکہ خط میں لکھا ہے کہ مسٹر کھالڑا کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ بھارت میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو عالمی سطح پر اجاگر کرتے تھے۔ جو انسانی حقوق کے حوالے سے عالمی سطح پر ایک تسلیم شدہ حق ہے۔

ارکان کانگریس نے کہا ہے کہ بھارت میں 1964ء سے لے کر اب تک بھارت میں ایک لاکھ 20 ہزار سکھوں کو ہلاک کیا جا چکا ہے۔ جبکہ 1947ء سے اب تک دو لاکھ عیسائیوں کو ناگالینڈ میں جبکہ 1988ء سے اب تک 43 ہزار کشمیری عوام کو بے دردی سے ہلاک کیا جا چکا ہے۔ اس کے علاوہ ہزاروں آسامی باشندے اور منی پور کے شہری بھارت کے تشدد کا نشانہ بن چکے ہیں۔ یہ تمام اعداد و شمار بھارت کی جمہوریت کی قلعی کھولنے کے لئے کافی ہیں۔ ان ارکان نے بھارتی وزیراعظم سے مطالبہ کیا ہے کہ اگر بھارت واقعی جمہوری ملک ہے تو اسے انسانی حقوق کی پامالی کی یہ روش تبدیل کرنا ہو گی ارکان کانگریس نے آزاد خالصتان کی حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ سکھوں کی آزادی کی جدوجہد کے ساتھ محبت کی علامت ہے۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص

محمود مجیب اصغر اپنی ایک کتاب میں حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا یوں تعارف کرواتے ہیں۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص قریش کے قبیلہ بنی زہرہ میں سے تھے۔ یہ وہی قبیلہ ہے جس میں سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ علیہا السلام تھیں۔

حضرت سعدؓ کی پیدائش مکہ میں ہوئی وہ انیس سال کی عمر میں مسلمان ہوئے۔ ان کا شمار بہت ابتدائی صحابہ میں ہوتا ہے۔ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے جن دس خوش نصیب صحابہ کو بطور خاص جنت کی بشارت دی ان میں حضرت سعدؓ بھی شامل ہیں۔

ہجرت مدینہ تک سعد مکہ میں رہے۔ اور آنحضرت ﷺ اور باقی صحابہ کے ساتھ قریش کے مظالم کو صبر اور بہادری سے برداشت کرتے رہے۔ جب ہجرت مدینہ ہوئی تو سعد بھی مدینہ ہجرت کر گئے۔

ہجرت مدینہ کے بعد سعد تمام غزوات النبی ﷺ میں شامل ہوئے۔ غزوہ احد میں حضور ﷺ نے زخمی حالت میں جن صحابہ کے ساتھ مل کر دفاع کیا۔ ان میں سعد بھی شامل تھے۔ انتہائی خطرے کے عالم میں حضور ﷺ انہیں تیر پکڑاتے رہے اور وہ اپنی کمان سے دشمن پر تیر پھینکتے رہے۔ اور آنحضرت ﷺ ساتھ ساتھ سعدؓ کو دعائیں دیتے رہے۔ حضرت ابوبکرؓ کے زمانہ خلافت میں سعد نجد میں بنو ہوازن سے زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر تھے اور عامل کہلاتے تھے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب ایران اور شام میں حضرت خالد بن ولید کو سپہ سالار بنا کر بھیجا گیا۔ انہوں نے دونوں عظیم طاقتوں کی یکے بعد دیگرے بنیادیں ہلا دیں۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کے آغاز پر دونوں محاذوں تک لڑائیاں جاری تھیں۔ زیادہ زور شام کے محاذ پر تھا۔ شام کے محاذ پر ابو عبیدہ بن الجراح کو سپہ سالار اعظم بنایا گیا۔ جب مسلمان شام میں نمایاں فتوحات حاصل کر رہے تھے اس دوران ایران عراق میں خطرات بڑھ گئے کسریٰ فارس نے بہت بھاری تعداد میں فوجیں اکٹھی کیں۔ جن میں گھوڑے ہاتھی (بلکہ ایک موقعہ پر شیر (بند) بھی شامل تھے۔ تاکہ ایک ہی وار میں مسلمانوں کو نیست نابود کر دیا جائے۔ اس وقت پہلے حضرت عمرؓ نے عراق کے میدان جنگ میں اترنے کا ارادہ کیا لیکن پھر صحابہ کے مشورے پر خود دار الخلافہ مدینہ میں رہنا منظور فرمالیا۔ اور (ایران عراق) کے محاذ کے لئے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا انتخاب کیا اور سپہ سالار بنا کر قادسیہ کے میدان میں بھیجا جہاں سعد بن ابی وقاص نے کارہائے نمایاں سرانجام دیئے۔ اور کسریٰ فارس کا دار الحکومت مدائن حضرت سعدؓ کے ہاتھوں فتح ہوا۔

اپنی وفات سے قبل حضرت عمرؓ نے چھ اصحاب رسول ﷺ پر مشتمل خلافت ثالثہ کے انتخاب کے لئے جو کمیٹی مقرر فرمائی ان میں حضرت سعدؓ کا نام بھی شامل ہوا۔ البتہ حضرت عثمانؓ کی خلافت کے دوران بھی آپ کو خدمات کی توفیق ملتی رہی۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد سعدؓ گوشہ نشین ہو گئے اور ایک لمبا عرصہ عبادات اور دعاؤں میں گزارا۔ 55ھ میں مدینہ سے دس میل دور عقیق کے مقام پر حضرت سعدؓ نے وفات پائی۔ انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

سری لنکا میں خون انسانی کی ارزانی

سری لنکا میں جب سے سرکاری فوجوں نے تامل باغیوں کے خلاف بڑے حملہ اور بھرپور آپریشن کا آغاز کیا ہے تب سے اس خوبصورت جزیرے میں انسانی خون بہنا شروع ہو چکا ہے۔ حکومت تامل ٹائیگرز کو مار رہی ہے اور تاملوں نے کئی دیہات میں قتل و خونریزی کا بازار گرم کر دیا ہے۔ اب تک 66۔ افراد تاملوں کی جوابی کارروائی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں جن کو تلواروں سے قتل کیا گیا ہے۔ باغیوں نے دور دراز کے دیہاتوں پر حملے شروع کر دیئے ہیں۔ یہ حملے اس وقت کئے گئے جب دیہاتی سو رہے تھے اور ان کو جان بچانے کے لئے بھاگنے کا بھی موقعہ نہ مل سکا۔ باغیوں نے کم از کم 48 دیہات میں یہ قتل عام کیا ہے۔

عالمی ریڈ کراس اور عالمی انسانی حقوق کی تنظیموں نے ان حملوں کی شدید مذمت کی ہے۔

کولمبو میں تیل کے ذخائر کو جلائے جانے کے بعد حکومت نے باغیوں کا محاصرہ کر لیا تھا۔ جو تامل اس محاصرے میں آگئے ہیں انہوں نے سرکاری فوجوں پر حملے شروع کر دیئے ہیں۔

○○○

موصیان کرام

○ اگر کوئی موصی اپنی جائیداد غیر منقولہ کا ہبہ بحق وارث یا وارثان ایسے حالات میں کرے گا کہ صورت تقسیم وراثت کی بنتی ہو یا کسی رنگ میں وصیت کی روح مجروح ہونے کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں حصہ جائیداد حسب وصیت ادا کرنا لازم ہو گا اور ایسی جائیداد بصورت وفات موصی کا ترکہ شمار ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منشی مبشر احمد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ کی نواسی ساجدہ مختار بیمار ہے اور کمپلیکس ہسپتال اسلام آباد میں داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

○ مکرم سخاوت علی صاحب ساکن محلہ دار الفتوح ربوہ کو چھت سے گرنے کی وجہ سے دونوں بازوؤں میں فریکچر ہو گیا ہے۔ موصوف ہسپتال داخل رہنے کے بعد گھر آ گئے ہیں لیکن تکلیف اور کمزوری بہت ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

ضرورت لائبریرین

○ ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ کو اپنے ادارہ نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ کے لئے ایک لائبریرین (مرد) کی ضرورت ہے۔ جو لائبریری کے جملہ انتظامات کو بہتر طور پر سنبھال سکے۔ امیدوار اپنی درخواست (اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی) صدر صاحب محلہ / جماعت کی تصدیق کے ساتھ زیادہ سے زیادہ یکم نومبر 95ء تک بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ (دفتر نظارت تعلیم میں) بھجوا دیں۔ درخواست دہندہ تمام تعلیمی دستاویزات (نقول) درخواست کے ہمراہ لف کریں۔ بطور لائبریرین تجربہ رکھنے والے کو ترجیح دی جائے گی۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن رجسٹرڈ ربوہ)

لجنات متوجہ ہوں

○ ہر لجنہ جائزہ لے کہ چندہ تحریک جدید 95-4 انہوں نے ادا کر دیا ہے۔ اگر کوئی نادہند ہے تو اسے توجہ دلائیں۔ ہر لجنہ کی ہر ممبر کو 31- اکتوبر تک ادائیگی کر دینی چاہئے۔

27- اکتوبر 95ء بروز جمعۃ المبارک یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام بھی ہر لجنہ کرے جس میں چندہ تحریک جدید کے علاوہ مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ پاکستان)

موصیان کرام

○ پنشن کے کمیوٹ شدہ پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہو گی اور موصی کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ ہر حصہ آمد یکمشت ادا کرے۔ اسی طرح گریجویٹی پر حصہ آمد یکمشت ادا کرنا لازمی ہو گا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

چندہ تحریک جدید کی سو فیصد وصولی

○ 31- اکتوبر 1995ء کو تحریک جدید کا سال رواں اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ جملہ جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ مذکورہ تاریخ تک وعدہ جات تحریک جدید کو سو فیصد حد تک وصول کر کے اولین موقع پر اس رقم کو مرکز میں پہنچانے کا اہتمام فرمائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کی نشریات کے نئے اوقات

○ احباب مطلع رہیں کہ MTA کی نشریات کے اوقات پاکستانی وقت کے مطابق اب درج ذیل ہیں۔

دوپہر 12-00 بجے سے رات 12-00 بجے تک

دوپہر 12-00 بجے سے شام 4-30 بجے تک ماسکو سے پروگرام نشر ہوں گے۔ اور پھر 4-30 بجے سے رات 10-00 تک لنڈن سے براہ راست نشریات ہوا کریں گی۔ رات 10-00 بجے سے رات 12-00 بجے تک پھر ماسکو سے ہی نشریات ہوں گی۔

حضرت صاحب سے ملاقات کا وقت اب 7-00 بجے رات سے 8-00 بجے رات تک ہے اور اسی طرح خطبہ کا وقت شام 6-30 بجے شروع ہوا کرے گا۔

ناظر اشاعت

صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

اعلان داخلہ بارانی ایگریکلچرل کالج راولپنڈی

○ کالج ہذا نے بی ایس سی (آنرز) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست فارمز کالج ہذا کے دفتر سے -/100 روپے کے عوض حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ درخواست فارمز جمع کروانے کی آخری تاریخ 31- اکتوبر 1995ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "پاکستان ٹائمز" 23-10-95 ملاحظہ فرماویں۔

عطیۂ خون

خدمت بھی

عبادت بھی

(ایڈیشنل ناظم خدمت خلق۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

بدکاری کی راہ سے جو تقویٰ سے دور پھینک دیتی ہے۔ بچ سکو گے۔ دیکھو کسی عظیم الشان انسان کے سامنے انسان بدی کے ارتکاب کا حوصلہ نہیں کر سکتا۔ ہر ایک بدی کرنے والا اپنی اس بدی کو مخفی رکھنا چاہتا ہے۔ پھر جب خدا تعالیٰ کو رقیب اور بصیر مانے گا۔ اور اس پر سچا ایمان لائے گا۔ تو ایسے ارتکاب سے بچ جائے گا۔ غرض تقویٰ ایسی نعمت ہے۔ کہ متقی ذریت طیبہ بھی پا لیتا ہے۔

پھر ارشاد ہوا ہے کہ (اے ایمان والو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی پکی بات کیا کرو) یہ ایک دوسری آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ ایسے تعلقات امور عقد کے وقت یہ نصیحت فرماتا ہے۔ تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اور پکی باتیں کہو۔ پکی باتیں حاصل ہوتی ہیں کتاب اللہ کو غور کے ساتھ پڑھنے سے سنن اور تعامل کے مطالعہ سے۔ احادیث صحیحہ کے یاد رکھنے سے۔ یہ باتیں ہیں علوم حقہ کے حاصل کرنے کی۔

(از خطبہ 13- ستمبر 1902ء)

بقیہ صفحہ 4

1936ء

3- "تقویٰ کی باریک راہیں" الفضل مورخہ 29- ستمبر 1936ء

4- "تحریک جدید کا پہلا مطالبہ" الفضل مورخہ 30- ستمبر 1936ء

5- "اب تو جاتے ہیں مے کدہ سے ہم" الفضل مورخہ 9- اکتوبر 1936ء

6- "معرفت" الفضل 17- اکتوبر 1936ء

7- "وحی والہام" الفضل 23- اکتوبر 1936ء

8- "او راستبقوا الخیرات" الفضل 16- اگست 1936ء

اور اگر زیادہ باریک بینی سے کام لیں تو ہر مضمون ذکر و فکر کا ایک بطن رکھتا ہوا نظر آئے گا۔ اور اس کا بطن اس کے ظاہر سے زیادہ مفید ظاہر ہو گا۔

یاد رہے کہ اب تک جو قصہ عشق و محبت کا بیان ہوا وہ دیباچہ عشق ہے۔ اصل نہیں ہے اور عشق فرضی اور وہمی اور خیالی اور مجازی بھی ہوتے ہیں وہ اصلی یا حقیقی اس وقت کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں جب معشوق کے چہرے سے نقاب اس طرح سرکائی جائے۔ (اسی کی اجازت اور مرضی سے) کہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ہاں یہی معشوق محبت کرنے کے لائق ہے۔ اور یہ کوئی وہمی فرضی معشوق نہیں ہے بلکہ تمام معشوقان مجازی سے زیادہ ظاہر اور باہر اس کا حسن ہے۔ اور اس کی تجلیاں سورج کی روشنی سے زیادہ تیز اور اس کا جمال بدر کامل سے زیادہ دل کش ہے۔ اور اس کے ناز و ادا عالمین کی تمام دلربائیوں سے زیادہ آنکھوں اور دل کے اندر کھب جانے والی ہیں۔ تب واقعی یقین آتا ہے کہ ہاں یہ سب بیان حسن فرضی اور جذباتی نہیں ہے بلکہ اس کی تہہ میں ایک حقیقت ہے اور اسی بیان کے لئے آئندہ اگر اللہ نے چاہا تو صفات الٰہی اور اسماء الٰہی اور افعال الٰہی اور حسن و احسان خداوندی کا ذکر اور رب العالمین کے فیوض اور فیضان کا تذکرہ آئے گا۔ اور اصل میں وہی حصہ ہے جس کے لئے یہ سارا مضمون لکھا جا رہا ہے۔ باقی سب اس کی فروعات ہیں۔ وہی جڑ ہے۔ اور باقی سب باتیں ضمنی۔ وہ ایک معشوق ہے جو ہمیشہ سے معشوق تھا۔ سو اس نے ارادہ کیا کہ میرا حسن ظاہر ہو۔ مگر اس کے حسن نے مطالبہ کیا کہ اس کے عاشق پیدا ہوں عاشقوں نے مطالبہ کیا کہ عشق پیدا ہو اور عشق نے مطالبہ کیا کہ قربانیاں پیدا ہوں۔ اور قربانیوں نے مطالبہ کیا کہ ابدی جنت پیدا ہو۔ اور ابدی جنت نے مطالبہ کیا کہ وصل پیدا ہو۔ اور وصل نے مطالبہ کیا کہ عاشق و معشوق دونوں ہمیشہ کے لئے ایک ہو جائیں۔ سو یہ ہے راز عشق۔ راز خلق انسانی اور راز نبوت۔ اور چونکہ ایسے معشوق کے چہرے سے نقاب برداری ناممکن ہے جب تک وہ خود ہی اجازت نہ دے وہ خود ہی اشارہ نہ کرے۔ وہ خود ہی حکم نہ دے۔ اس لئے میں ایک خطرناک دلدل میں پھنس گیا ہوں۔ اور پہلے خود اسی سے اس کا فضل مانگتا ہوں پھر حضرت امام جماعت اور تمام احباب سلسلہ عالیہ احمدیہ خصوصاً رفقائے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس بات کے لکھنے اور بیان کرنے میں میری مدد کرے اور آخر میں اسی کی ذات والاصفات کے قدموں میں گر کر اور اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اور اس کی دہلیز پر اپنا ماتھا رکھ کر یہ عرض کرتا ہوں کہ ؎

بروں آور سر از بردِ یمانی
کہ رُوئے تست صبح زندگانی

آمین

خاکسار

محمد اسماعیل

بقیہ صفحہ 5

ساری رات یہ سارا واقعہ بار بار آنکھوں کے سامنے آتا مگر اب ہم اس معصوم مقتول کے لئے کچھ نہ کر سکتے تھے۔ دوسرے دن ملزم ریمانڈ جیل میں بھیج دیا گیا اور دل کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔

کوئی دو ماہ بعد میں پاکستان رخصت پر چلا گیا۔ اس مقدمہ کی کارروائی میری غیر حاضری میں ہوئی۔ کیونکہ قتل کا مقدمہ تھا اس لئے یہ ہائیکورٹ میں سنا گیا۔ اور ملزم کو جس کا وہ مستحق تھا موت کی سزا ہوئی۔ توہمات اور شرک کی وجہ سے دو جانیں ضائع ہو گئیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 25- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 18 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے جنرل اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ کشمیر کے مظلوم عوام اقوام متحدہ کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اقوام متحدہ عذاب کا شکار سسکتے ہوئے کشمیر کی پکار سنے وہ بہت سی توقعات وابستہ کئے ہوئے ہیں۔ ان کی آواز پر کان بند نہ کئے جائیں۔ انہوں نے اقوام متحدہ کی 50 سالہ سالگرہ پر جنرل اسمبلی سے اپنے تاریخی خطاب میں کہا کہ عالمی تنازعات کسی حد تک کم ہوئے تو ان کی جگہ علاقائی تنازعات نے لے لی جن سے برادر کشی کا سلسلہ چل نکلا ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے کشمیر کو اقوام متحدہ کے ایجنڈے پر موجود سب سے پرانا مسئلہ قرار دیا ہے۔ 48 سال سے جاری بھارتی مظالم کشمیریوں کے جذبہ حریت کو شکست نہیں دے سکے۔ کشمیریوں کو یقین ہے کہ اقوام متحدہ انہیں حق خود ارادیت دلائے گی۔ کشمیر بوسنیا اور دنیا کے دیگر حصوں میں بربریت کی وجہ سے ہم سب غم زدہ ہیں۔ عالمی جنگ کی جگہ علاقائی خونی جھگڑوں کا بھیانک خواب سامنے ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری اس انتظار میں ہیں اقوام متحدہ استصواب رائے کا اپنا وعدہ پورا کرے۔ اپنے کان دماغ اور دل کشمیریوں کی آہ و پکار پر بند مت کریں۔ اقوام متحدہ کی امن کے قیام کی کارروائیوں میں پاکستان کے بیٹوں کا خون بھی شامل ہے۔

○ 24- اکتوبر کو صبح کے وقت دنیا کے مختلف علاقوں میں سورج گرہن ہوا۔ پاکستان میں مکمل گرہن 44 سیکنڈ کے لئے ہوا۔ جزوی گرہن تمام شہروں میں نظر آیا۔ صبح 6 بجے کے قریب شروع ہونے والا گرہن نو بجے کے بعد تک جاری رہا۔ پاکستان میں جن علاقوں میں مکمل سورج گرہن ہوا ان میں فورٹ عباس، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازی خان، ملتان اور شجاع آباد شامل ہیں۔ لاہور میں 7 بج کر 53 منٹ پر گرہن کا آغاز ہوا جو 9 بجکر 17 منٹ تک جاری رہا۔ 700 کلومیٹر کا علاقہ تاریکی میں ڈوبا رہا۔ سکول بند کردیئے گئے تھے۔ پنجاب یونیورسٹی کے بعض شعبوں میں امتحانات ملتوی کر دیئے گئے۔ مسجدوں میں رش رہا۔ بعض مقامات پر نماز کسوف ادا کی گئی۔ سڑکیں ویران رہیں۔ لوگ کالے چشموں اور ایکس رے فلموں سے گہنایا ہوا سورج دیکھتے رہے۔ پاکستان کے علاوہ وسطی و مشرقی ایشیا اور افریقہ کے بیشتر ممالک میں گرہن نظر آیا۔ پاکستان میں چمن سے فورٹ عباس تک 70 کلو میٹر چوڑی پٹی اندھیرے میں ڈوبی رہی۔ سڑکوں پر روشنیاں اور گاڑیوں کی لائٹس جلانی پڑیں۔

○ مسلم لیگ نے حکومت کے بارے میں جو حقائق نامہ جاری کیا ہے اس کے مطابق حکومت نے رشوت، ظلم اور ہارس ٹریڈنگ سے پارلیمنٹ کو بے وقعت کر دیا دو سال میں دو سو صدارتی آرڈی نینس جاری کئے گئے بہت سے منظوری نہ ملنے کی وجہ سے غیر موثر ہو رہے ہیں۔ قانون سازی میں پارلیمنٹ کا کردار نہیں رہا۔ سپیکر اور چیئرمین کی رولنگ نہ مان کر حکومت نے تحریک عدم اعتماد کی پیشگی سرکوبی کر دی۔ اہم قومی معاملات پر پارلیمنٹ میں بحث نہیں کرائی گئی۔

○ سابق وزیراعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ رکن صوبائی اسمبلی عارف چٹھہ نے وہ بات بیان کر دی ہے جو میں نے زخم کھا کر بھی بیان نہیں کی تھی۔ اس کے مطابق حامد ناصر چٹھہ نے اپنی ہی حکومت کو ختم کرنے میں اعانت کی۔

○ دہشت گردی کے خاتمے کے لئے پاکستان اور امریکہ کے درمیان متعدد معاہدوں پر دستخط ہونے کے نتیجے میں امریکی "ایف بی آئی" کا دائرہ کار پورے پاکستان تک بڑھا دیا جائے گا۔ امریکہ مالی و فنی امداد دے گا۔ امریکہ ٹیم نے کراچی کے حالات طلبہ کی سرگرمیوں اور کشمیریوں کے لئے غیر سرکاری امداد کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرلی ہیں۔

○ صدر فاروق لغاری نے اپوزیشن کے ساتھ مفاہمت کے لئے پہل کر دی ہے۔ گلف نیوز کے مطابق اس کوشش میں صدر کی نمائندگی سابق وفاقی وزیر خواجہ طارق رحیم اور نواز شریف کی نمائندگی سابق وزیراعظم کے قانونی مشیر چوہدری محمد فاروق کر رہے ہیں۔

○ حالیہ سورج گرہن سے قریباً آدھی دنیا کو دن میں رات کا سماں ہونے پر ستارے نظر آنے لگ گئے۔ ایران کے شہر قم سے لے کر انڈونیشیا کے جزیرے بالی تک گرہن کا نظارہ کیا گیا۔ سائنسدانوں سمیت عام لوگوں کی کروڑوں کی تعداد نے قدرت کا یہ انوکھا کھیل دیکھا۔ اکثر جگہوں پر خوف و دہشت کا عالم رہا۔ مسلمانوں نے نمازیں ادا کیں۔ ہندوؤں نے کرو کشیتر کے قصبے میں مقدس اشنان کیا۔ گرہن کے زیر اثر آنے والے ممالک ایران پاکستان افغانستان بھارت برما تھائی لینڈ کمبوڈیا ویت نام شمالی ملائیشیا اور انڈونیشیا شامل ہیں۔ بھارت کے ساحلی علاقہ ڈائمنڈ ہاربر میں جہاں دریائے گنگا سمندر میں گرتا ہے وہاں مکمل سورج گرہن کا نظارہ کرنے کے لئے 50 لاکھ سیاح پہنچے تھے۔ تھائی لینڈ کے شہر نکان میں بھی مکمل سورج گرہن کی وجہ سے سیاحوں کی بڑی تعداد میں آمد و رفت رہی۔ برما کے شہر رنگون، تھائی لینڈ کے بنکاک اور سوان، کمبوڈیا کے شہر رنگ کورٹ میں بھی سیاحوں نے پہلے سے بکنگ کرا رکھی تھی۔

○ گرہن سے جانوروں میں بھی بے چینی پھیلی۔ پرندے اپنے گھونسلوں میں دبک گئے جبکہ چڑیا گھروں میں جانور مضطرب رہے۔

○ سندھ ہائی کورٹ نے بھی بجلی کے بلوں پر اضافی سرچارج کی وصولی روک دی ہے۔ درخواست گذار نے کہا ہے کہ تین سال میں چار بار سرچارج لگانے کا اقدام غیر آئینی اور بدنیتی پر مبنی ہے۔

○ سندھ سیکرٹریٹ پر راکٹ لانچر سے حملہ کرنے کے الزام میں تین افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ کراچی میں کانسٹیبل سمیت 4- مزید افراد ہلاک ہو گئے سول ہسپتال کے ایمرجنسی وارڈ میں دو گروپوں میں تصادم سے ایک شخص ہلاک ہو گیا پولیس نے حملہ کر کے ڈاکٹروں نرسوں مریضوں اور عملے کی افراد کی پٹائی کر دی۔ پولیس نے تصادم کے الزام میں چار افراد کو گرفتار کر لیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ اب کراچی کا مسئلہ سر سے گذر چکا ہے۔ اب مذاکرات سے بھی مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ 8 ویں ترمیم پر مذاکرات کے لئے بے نظیر کو ہمارا آئینی پیکیج ماننا ہو گا۔ وزیراعظم جتنے غیر ملکی دورے کر رہی ہیں ملک اتنا ہی تنہا ہوتا جا رہا ہے۔ ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں۔ اب تو انہوں نے عوام کا نام بھی لینا چھوڑ دیا ہے۔

○ بھارت کے سلامتی کونسل کے مستقل رکن بننے سے بھارت کے ویٹو پاور بننے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ بعض ذرائع کے مطابق ایران نے بھی حمایت کر دی ہے۔ بھارت کے دنیا کے دو بڑے پلیٹ فارموں کی پذیرائی حاصل کر لی ہے۔ غیر جانبدار ممالک کی سربراہی کانفرنس میں شامل سو سے زائد ممالک نے بھارت کی حمایت کر دی۔ فیڈل کاسترو نے بھارت کی بھرپور وکالت کی۔

○ واپڈا نے ہائیکورٹ کے فیصلے کے خلاف اپیل دائر کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہائی کورٹ نے بجلی کے بل کم کرنے کا حکم دیا تھا۔

○ پارلیمنٹ کا اجلاس اتوار کو طلب کر لیا گیا ہے۔ اس اجلاس میں صدر مملکت خطاب کریں گے۔

○ اقوام متحدہ کی سالگرہ پر پاکستان اور کشمیر میں یوم سیاہ منایا گیا۔

○ قومی اسمبلی میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین راؤ ہاشم نے کہا ہے کہ فوج کو سیاست میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ ان کا کام نعرے لگانا نہیں سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے۔

قارئین الفضل - چھ ستمبر 1995ء کے الفضل میں شائع شدہ مضمون
"انٹرمیڈیٹ کے بعد آپ کیا کر سکتے ہیں"
ایک بار پھر ملاحظہ فرمالیں۔
(ناظر تعلیم - صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

عطیہ اکیڈمی
خواتین اور بچیوں کیلئے داخلے جاری ہیں
21/11 دار الصدر جنوبی 2 ربوہ

ربوہ کے گردونواح اور ربوہ کے ہر محلہ جات میں
پلاٹ - مکان - زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس: 422 گھر: 211379

اکسیر موٹاپا 30/-
ہمدرد نسواں حب اطرلو 20/-
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ 150/-
زرد جام عشق 600/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 30/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 20/-
سفوف اکسیر شوگر 30/-
حدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ فون: 659